تعارف و تبصرہ

اسلام اور سود : از ڈاکٹر انور اقبال قریشی (ستارہ قائداعظم)
سابق معاشی مشیر و ایڈیشنل سکریٹری وزارت مالیات
حکومت پاکستان ۔

تیسرا ترمیم شدہ ایڈیشن ۔ صفحات ۳۱۶ (چھوٹی تقطیع)

قیمت دس روپے ۔ پبلشرز ھانیہ پبلشنگ ھاؤس ۳-۲۹۰ سرور روڈ
لاھور چھاؤنی ۔

ڈاکٹر انور قریشی صاحب ملک کے نہایت ممتاز ماھر مالیات ھیں جن کی شہرت اندرون ملک نیز بیرون ملک محتاج بیان نہیں ۔ آپ پہلے ایشیائی محقق ھیں جو سنہ ۱۹۵۱ع میں "بین الاقوامی فنڈ واشنگٹن" کے معاشی مشیر مقرر ھوئے پھر سنہ ۱۹۵۵ع میں سعودی عرب کی حکومت کے اعلی معاشی و مالیاتی مشیر رھے ۔

آج سے تقریباً پچیس برس پیشتر ڈاکٹر صاحب نے انگریزی زبان میں سود کے اسلامی نظریہ پر مقالہ تحریر فرمایا تھا ۔ فلاسفۂ یونان سے لیکر لارڈ کینس تک کے نظریات کا تنقیدی جائزہ لیتے ھوئے آپ نے اپنی کتاب میں یہ ثابت کیا کہ سود معاشرے کی اقتصادی ترقی میں رکاوٹ ھے، اس لئے اسلام نے تکمیل دین کے دعوی کے ساتھ سود جیسی نقصان دہ منفعت کو حرام قرار دیا ۔ اس کتاب کے دو اردو ایڈیشن پہلے شائع ھوچکے ھیں اور یہ تیسرا ایڈیشن بھی گونا گوں خوبیوں کا حامل ھے ۔ اس ایڈیشن میں ترمیم و اصلاح کے علاوہ ایک طویل باب کا اضافہ بھی کیا گیا ھے جس میں بینکوں کو قومی ملکیت میں لینے کے مسئلے سے بحث کی گئی ھے ۔

اقتصادیات کے ماہر ہونے کی حیثیت سے ڈاکٹر صاحب نے دنیائے تاریخ میں عہد بعہد کے سودی کاروبار کے مضر اثرات کو بیان کرنے کے بعد یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ فنی حیثیت سے اقتصادی ترقی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بنکوں اور بیمہ کمپنیوں کے سودی نظام کو بدل دیا جائے اور اس تبدیلی کو عمل میں لانے کے لئے لازم ہے کہ حکومت ان سارے مالیاتی اداروں کو قومی ملکیت میں لےلے۔

سارے ممالک اسلامیہ میں اہل علم حضرات کا اس بیان پر اتفاق ہے کہ سود اسلام میں حرام ہے اور اس سے پرہیز لازم ہے۔ مگر بین الاقوامی کاروبار میں فی الحال اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ہاں اسلامی حکومتوں کے فی مابین سارے کاروبار کے محدود کرنے سے یہ ممکن ہوسکتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اسلامی احکام کا نفاذ اسلامی معاشرے ہی میں ہوسکتا ہے جسکی جغرافیائی تحدید کی ضرورت نہیں ۔ اب یہ اسلامی حکومتوں کا فریضہ ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے معاشرے کو اسلامی ثقافت کا نمونہ بنائیں۔

اس کتاب کی فاضلانہ بحثیں نہ صرف معاشیات کے طلبا کے لئے مفید ہیں بلکہ دوسرے لوگ بھی ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(محمد صغیر حسن معصومی)

صوفیائے بہار اور اردو :

تصنیف پروفیسر محمد معین الدین دردائی ایم اے علیگ

تقدیم مولانا اعجاز الحق قدوسی

شائع کردہ : آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس ناظم آباد ۔ کراچی ۔

تعداد صفحات ۱۹۲ ۔ چھوٹی تقطیع ۔ قیمت آٹھ روپیے ۔

اردو کی ابتداء کا تعلق برصغیر میں مسلمانوں کے ورود سے قائم کیا جاتا

ہے ۔ تاریخی اعتبار سے اور '' توضیحی لسانیات '' کی رو سے بھی یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اس کی نشو و نما مسلمانوں کے زیر اثر ہوئی ۔ یہ مسلمانوں کی ساختہ پرداختہ ہے اور اس کی پرورش و پرداخت میں صوفیائے کرام کی پاک کوششوں کا بھی بڑا ہاتھ ہے ۔ عرصہ ہوا ڈاکٹر عبدالحق نے ''اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام'' نامی مختصر کتابچہ لکھ کر ان کوششوں کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا تھا ۔ اب پروفیسر دردائی نے تاریخ اردو کے اس باب کا ذرا تفصیلی جائزہ لینے کی کوشش کی ہے ۔

پروفیسر صاحب نے اپنے جائزے کو صوبہ وار تقسیم کردیا ہے۔ صوفیائے بہار اور اردو'' اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔ شمالی ہند، پنجاب اور دکن کے صوفیاءؒ کی خدمات پر مشتمل حصوں کی تالیف ان کے پیش نظر ہے ۔ اس کتاب میں کم و بیش کل ۲۸ بزرگوں کا ذکر ہے ۔ حالات زندگی کے ساتھ اردو کی نشو و نما میں ان بزرگوں نے جو حصہ لیا اس کا مختصر جائزہ مع مثالوں کے پیش کیا گیا ہے ۔ مصنف نے اپنی کاوش کا دائرہ گیارھویں صدی ھجری سے اوائل تیرھویں صدی ھجری تک محدود رکھا ہے یعنی صرف دو سوا دو سو برس کا جائزہ لیا ہے ۔ اس عہد کی اردو نظم و نثر کے نمونے کتاب میں جا بجا ملتے ہیں ۔ اور ان کا مطالعہ تاریخ اردو کے محقق کے لئے دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی ۔

(شرف الدین اصلاحی)